مقالات

تحریر : الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ : جناب محمد مسعود عبدہٗ

قسط (۱۳)

اسماء و صفاتِ باری تعالیٰ

اسماء اللہ الحسنٰی کے معانی

۱۸۔ الوھّاب

"الوھاب" یعنی "عطا فرمانے والا!" اسی سے "الھبۃ" کا لفظ لیا گیا ہے، یعنی ایسا عطیہ جو کسی کو بغیر کسی معاوضہ اور غرض کے دیا جائے ــــ "المعطاء بغیر مقابل" ــــ "وہ عطیہ جس کے بدلہ میں کچھ نہ لیا جائے!" ــــ چنانچہ "الوھّاب" کے معنی ہوں گے، وہ ذات کہ جس کی بخشش و عطاء کی کثرت کی کوئی انتہا نہ ہو اور وہ بلا حد و حساب عطا فرمائے۔

(دیکھیے فتح القدیر ج ۴ ص ۴۱۹)

اللہ رب العزت کی معرفت سے بہرہ مند علماء، یعنی "راسخون فی العلم" کی دعا، اللہ رب العزت نے قرآنِ مجید میں نقل فرمائی کہ وہ کہا کرتے ہیں:

"وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ" (آل عمران: ۸)

"(اے ہمارے رب!) ہمیں اپنے پاس سے (نعمتِ رحمت) عطا فرما، بلاشبہ تو بڑا عطا فرمانے والا ہے۔"

خود اللہ رب العزت بھی سوال کرتے ہیں:

"أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ" (ص: ۹)

"کیا ان کے پاس تمہارے رب کی رحمت کے خزانے ہیں جو غالب بھی ہے اور بہت عطا فرمانے والا بھی!"

یعنی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کو چھوڑ کر جن لوگوں سے تم عطاء و بخشش کی امیدیں باندھتے ہو، کیا وہ اس قابل ہیں کہ کسی کو کچھ دے سکیں؟ ــــ ہرگز نہیں!

اس لیے قاضی ابو عبداللہ الحلیمی فرماتے ہیں کہ بے حد فیاض اور بخشش و سخاوت کی

صفت سے متصف ذات ہی کو "الوھّاب" کہا جاسکتا ہے، نیز یہ کہ جس پر کسی کا استحقاق نہ ہو۔

علامہ خطابی فرماتے ہیں :

"وھّاب" کی صفت سے موصوف صرف وہی ہوسکتا ہے جو انعام واکرام اور بخشش و عطاء میں جو کچھ بھی کسی کو دے، وہ اس کی اپنی ہو، اس پر اسے مکمل تصرف واختیار ہو، اور پھر اس عطاء میں کثرت ومداومت بھی ہو ـــــ تب ظاہر ہے کہ اسم "وھّاب" کا اطلاق صرف اللہ رب العزت ہی کی ذات کو زیبا ہے، جس کا بہ عظیم عمل فیاضی بکثرت ومداومت جاری وساری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا ـــــ برعکس مخلوق کے کہ اسے اس کا اختیار نہیں کہ وہ ہر حال میں کسی کو کچھ دے سکے ـــــ علاوہ ازیں اسے یہ قدرت بھی حاصل نہیں کہ کسی بیمار کو شفایاب کرسکے، بے اولاد کو با اولاد بنادے، گم کردہ راہ کو ہدایت سے آشنا کردے اور کسی مصیبت زدہ کو عافیت عطا کرسکے ـــــ ہاں مختارِ مطلق اللہ رب العزت کی ذات ہے ـــــ چنانچہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ انواع واقسام کی تمام نعمتیں بلاقیمت، بلاحساب اور بے لوث عطا فرماتے ہیں۔ ربّ عزیز و وھّاب کے جود وسخا میں مداومت بھی ہے، اس کی رحمت وبرکت فزوں سے فزوں تر ہے اور اس کے انعام واکرام، احسان والطاف تمام مخلوق پر ہر لحظہ نازل ہورہے ہیں۔ (الاسماء والصفات ص ۷۶)

امّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات سوکر اٹھتے تو فرماتے :

"لا الٰہ الّا انت سبحانک، اللّٰھمّ انّی استغفرك ذنبی واسالك برحمتك، اللّٰھمّ زدنی علمًا، ولا تزغ قلبی بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لّدنك رحمة انّك انت الوھّاب"

(ابوداؤد، الاذکار ص ۱۸، الاسماء والصفات ص ۷۶)

"(اے اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے، اے اللہ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور تیری رحمت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ، میرے علم میں اضافہ فرما، ہدایت عطا فرمانے کے بعد میرے دل کو ٹیڑھا نہ کر، اور اپنی رحمت کی سخاوت سے مجھے فیضیاب

فرما کہ تُو ہی تو انتہائی فیاض اور عطا کنندہ ہے!"

پس ہمارا رب سبحانہٗ وتعالیٰ بلا حساب عطا فرماتا ہے، خصوصًا اپنے صالح بندوں کو تو وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو دوسروں کو عطا نہیں فرماتا! ـــــ لہٰذا ہمارے لیے چارۂ کار یہی ہے کہ ہم اسی پر ایمان لائیں، اسی پر توکّل کریں، اسی سے التجا کریں اور اسی کے سامنے دستِ سوال دراز کریں ـــــ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ وصیت کس قدر بلیغ ہے، جو آپؐ نے حضرت ابنِ عباسؓ کو فرمائی، اور جو ہر مسلمان کے لیے وصیت کا درجہ رکھتی ہے ـــ آپؐ نے فرمایا:

"احفظ اللہ یحفظک، احفظ اللہ تجدہ تجاھک، اذا سالت فاسأل اللہ، واذا استعنت فاستعن باللہ، واعلم انّ الامّۃ لو اجتمعت علیٰ ان ینفعوک بشئ لم ینفعوک الّا بشئ قد کتبہ اللہ لک، وان اجتمعوا علیٰ ان یضرّوک بشئ لم یضرّوک الّا بشئ قد کتبہ اللہ علیک. رفعتِ الاقلامُ، وجفّت الصّحف" (ترمذی، قبسات من ھدی النبوۃ ص ۲۹، مسند احمد ج ا ص ۲۹۳ - ۳۰۳)

یعنی "اللہ تعالیٰ کی بتلائی ہوئی حدود کی حفاظت کر، اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا ـــ اس کے احکامات کی تعمیل کر، تو اسے اپنے پاس، اپنے قریب، اپنے سامنے پائے گا ـــ جب بھی سوال کر، تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر ـــ جب بھی مدد مانگے تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگ ـــ یاد رکھ کہ اگر تمام مخلوق تجھے نفع پہنچانے کے لیے اکٹھی ہو جائے تو وہ تجھے کوئی نفع نہیں پہنچا سکے گی مگر جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے مقرر فرما دیا ہے۔ اسی طرح اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانے پر تل جائے تو تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گی، مگر وہی کہ جو اللہ تعالیٰ نے تجھ پر لکھ دیا ہے۔ کیونکہ (لکھنے کے بعد) قلم اٹھا لیا گیا اور صحیفوں کی سیاہی خشک ہو چکی (یعنی اس کے لکھے میں اب کوئی تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی)!"

(جاری ہے)